مولای صلِ وسلم دائما ابدا　　　علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلّھم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف صاحب کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ و لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین واحباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۵، ۸۱ء۱۹

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا و مولانا محمد وّ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد! عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ کَمَا یَصْدَأُ الْحَدِیْدُ اِذَا اَصَابَہُ الْمَاءُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا جِلَاؤُھَا قَالَ کَثْرَۃُ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسا کہ پانی پہنچنے سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی صفائی کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ نے فرمایا موت کو زیادہ یاد کرنا اور قرآنِ کریم کی تلاوت۔

---

[1] مشکوٰۃ، ص: ۱۸۹۔

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دِلوں پر زنگ آجاتا ہے جیسے لوہے پر زنگ آجاتا ہے اگر اُسے پانی لگ جائے تو عرض کیا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمَا جِلَآءُ هَا یہ ٹھیک کیسے ہوگا، لوہے کو زنگ لگ جائے تو اُسے صاف کرنے کا طریقہ اور ہے اور دِل اگر زنگ آلود ہو جائے تو وہ کیسے صاف ہوگا۔ وہ کیسے ٹھیک ہوگا؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ یہ دو چیزیں ہیں ایک یہ کہ موت کا ذکر، موت کی یاد زیادہ کی جائے اور دوسرے ہے قرآنِ پاک کی تلاوت اس سے یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ دِل کے اندر جو خرابیاں آتی ہیں وہ دُھل جاتی ہیں۔ دل میں چیزوں کی محبت اور دُنیا کی محبت جڑ پکڑ جاتی ہے وہ جڑ کیسے کٹے اُس کی، تو وہ اسی طرح کٹ سکتی ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے کہ یہ سب چیزیں چھوٹ جانے والی ہیں اور کوئی بھی چیز ساتھ جانے والی نہیں۔ ورنہ اگر ایسا وہ نہیں کرے گا

> انسان جتنا بڑا ہوتا جاتا ہے اتنی ہی دُنیا کی محبت بڑھتی جاتی ہے

تو پھر یہ ہے کہ جتنا بڑا ہوتا جائے گا اُتنی اُسے دُنیا کی محبت اور بڑھتی جائے گی اور یہ بھی نہیں ہے کہ کسی چیز سے اُس کی محبت کم ہو جائے اگر ایک کوٹھی تھی دو بنالے گا۔ دو تھیں چار بنالے گا اور پہلے ایک کوٹھی سے محبت تھی تو اَب چار سے ہوگئی۔ ایک باغ تھا دو بنالیے چار بنالیے چھ بنالیے اَب چھ باغوں سے محبت ہوگئی اُسے، گویا یہ دُنیا کی محبت جو ہے یہ دل کو گھیرے چلی جاتی ہے اور اس میں مضبوطی بڑی ہے کہ انسان اس سے چھٹکارا نہیں حاصل کر سکتا اور اگر وہ کہتا ہے کہ نہیں جی، مجھے نہیں ہوگی یا مجھے نہیں ہے تو یہ کہنا عام آدمی کا تو غلط ہے۔ عام آدمی کی حالت تو ایسی نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ اللہ نے کسی کے دل میں ایمان بنادیا اس کی حالت ایسی ہو تو ہو، ورنہ نہیں۔ جب بڑا ہو جاتا ہے آدمی، بوڑھا ہو جاتا ہے بچے بھی کمانے لگتے ہیں (معاشی طور پر) ٹھیک ٹھاک ہو جاتا ہے تو اُسے چاہیے تھا کہ اللہ اللہ کرے، وقت الگ ہو کے بیٹھ کر گزارے، خدا کی یاد میں گزارے ایسا نہیں ہوتا بلکہ بیٹوں کی، پوتوں کی، پڑپوتوں کی، بیٹیوں کی نواسوں کی، نواسیوں کی اور کس کس کی اُس کو محبت بڑھتی چلی جاتی ہے اور عورتیں جو ہوتی ہیں وہ تو بڑے جھگڑے کرتی ہیں ان باتوں پر، گھر کے اندر کوئی عورت ہوگی اس کی وہ بہو ہوگی۔ بچے سے اس کے محبت ہوگی۔ کیونکہ وہ پوتے ہیں اور بہو سے نفرت ہوگی روز لڑائی جھگڑے لڑائی جھگڑے سارا وقت اسی میں گزر جاتا ہے اور وہ اگر الگ بیٹھنا چاہے اور چاہے کہ اللہ اللہ کرلوں تو وہ

نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ گھر میں رہتی ہے اس کا دائرہ اور بھی محدود ہے اس واسطے اس کے سامنے تمام چیزیں ہوتی ہیں اور تمام چیزوں پر نوک جھونک وہ کرتی ہیں اور مرد ہوتا ہے تو وہ ذرا اس سے کم ہے وہ اِدھر اُدھر بھی کچھ ہو جاتا ہے۔ بٹ جاتا ہے اس کا حصہ، تو اس طرح سے دُنیا جو ہے اس کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ دُنیا آئے اور اُس کی محبت نکل جائے یہ غلط بات ہے، نہیں۔

دُنیا جب آتی ہے تو غیر محسوس طور پر اپنی محبت بھی لاتی ہے

دُنیا جب آئے گی تو ساتھ ساتھ اپنی محبت اور چاہت بھی لائے گی، جیسے کسی کی کوئی چیز ہو تو اُسے آدمی دیکھتا ہے تو اُس کی اتنی احتیاط نہیں کرتا، لیکن اپنے آپ جو خرید کر لے آتا ہے گھر میں اور چیز اپنی ہوتی ہے اور شیشے کی ہوتی ہے نازک ہوتی تو کہتا ہے کہ کوئی ہاتھ بھی نہ لگائے حالانکہ وہ دُکان پر جب رکھی ہوئی تھی تو وہ ٹوٹ بھی جاتی تو بھی اتنا خیال نہ ہوتا۔ اپنی ہونے کے بعد جو اس کا تعلق بڑھا ہے قلبی، پس اسی غیر محسوس طرح انسان محسوس بھی نہیں کرتا کہ میں کدھر جا رہا ہوں۔ ہوتا یہ ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور دلوں پر زنگ آتا چلا جاتا ہے۔ زنگ اس قسم کا مراد لگتا ہے جو دُنیا ہی کی چیزوں کی محبت سے ہوتا ہے۔

دُنیا کی محبت بڑھنے سے خُدا کی یاد کم ہو جاتی ہے

جب دُنیا کی محبت بڑھے گی، خُدا کی یاد کم ہو گی۔ خُدا کی یاد کم ہونا ہی دل کا زنگ ہے (اس بارے میں) عرض کیا گیا، تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا علاج یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرو، پہلے تو ایسے ہی ہو گا خیال آیا نکل گیا، آیا نکل گیا خیال، لیکن بعد میں پھر ذہن میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ یہ سب چیزیں فنا ہو جانے والی ہیں ان سے دل کا تعلق کم کرنا چاہیے اور پھر ٹھیک ہو جاتا ہے جب اپنی اصلاح کا ارادہ کر لے آدمی اور اللہ سے مدد چاہے کہ اللہ تعالیٰ تو میری اصلاح فرما دے تو مجھے ٹھیک کر دے تو انسان کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ رفتہ رفتہ تعلق کم ہوتا چلا جاتا ہے (دُنیا سے)، پھر کسی چیز سے بھی تعلق اُتنا نہیں رہتا جتنا خُدا کی ذات سے ہو جاتا ہے۔ باقی سب چیزیں دوسرے درجے میں چلی جاتی ہیں تو اس طرح کا اگر معاملہ ہو تو، چاہے وہ سب چیزیں قائم رہیں اُس کی، کتنا بھی بڑا مالدار ہو، کتنا بھی بڑا وہ زمیندار ہو، کارخانے دار ہو، لیکن اگر اُس نے اپنی اصلاح کرنی چاہی ہے اور اصلاح کی دُعا مانگتا ہے۔ خدا سے تو پھر اُس کا یہی ہو جائے گا کہ اُس کو ان چیزوں کی محبت نہیں رہے گی۔

دل میں غیرِ خدا کی محبت نہ رہنا خدا کا احسان ہے

اور محبت نہ رہے کسی چیز کی ، تو یہ بڑا احسان ہے خدا کا۔ ورنہ بڑی تکلیف میں مبتلا رہتا ہے انسان، جب کسی چیز کی محبت ہو تو بس اس میں تکلیف میں مبتلا رہتا ہے اور نکل جائے اور خدا ہی کی رہ جائے محبت، پھر بالکل ٹھیک ہے پھر کوئی بات نہیں رہتی۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ آدمی یہ نہیں ہے کہ بال بچوں کو چھوڑ دے اور ایک طرف بیٹھ جائے اور سمجھے کہ میری محبت نہیں ہی تو میں بہتر ہوں یہ بھی نہیں بنایا، شریعت نے ہر ایک کی درجہ بندی کی ہے اور اس میں انسان کو مکلّف کیا ہے کہ تیرے ذمے ہے یہ کام کرنا اب دل چاہے یا نہ چاہے کرے گا وہ کام، تو دونوں چیزوں کو شریعت نے جمع کیا، دنیا کو بھی اور آخرت کو بھی اور اُس کے طریقے بتلائے اور یہ بتایا کہ اسطرح کرو۔ اس طرح کرو گے تو اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو یہ بات فرمائی کَثْرَۃُ ذِکْرِ الْمَوْتِ کہ انسان ویسے ہی موت کا ذکر کرتا رہے اور رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ دل میں بیٹھ بھی جائے گی یہ بات کہ آخر ایک دن خدا کے ہاں جانا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ تلاوت قرآن کریم کرے۔

تلاوتِ قرآن جس طرح بھی ہو مفید ہے

تلاوت قرآنِ کریم لفظوں میں ہو تو بھی فائدہ ہے آدمی کسی رنج میں مبتلا ہو تو پھر تلاوت سے اس کے دِل کو بڑی تشفی ہوتی ہے یہ قدرتی بات اللہ نے رکھی ہے اس میں سکینہ وسکون ہے قرآن پاک کی تلاوت میں اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر اسکی ہمت ہو اور وہ ترجمہ بھی سمجھ لے۔ اسکی تفسیر سمجھے کچھ وقت اس پر لگائے آدھا، پونا گھنٹہ لگا دیا کرے روزانہ چند آیتوں کو دیکھ لیا کرے، تلاوت الگ کرے تلاوت تو دس منٹ میں ہو جاتی ہے۔ پندرہ بیس منٹ کسی آیت کی تفسیر دیکھ لی کبھی کچھ دیکھ لیا کبھی کچھ دیکھ لیا، اگر ایسے کرنے لگے تو قلب و ذہن پر اس کے اور بھی اچھا روحانی اثر پڑے گا۔ سرورِ کائنات علیہ الصلاۃ والسلام نے ہمیں بیماریاں بھی بتائی ہیں اور علاج بھی بتائے ہیں، اور یہ بیماریاں وہ ہیں جو انسان کی اپنی ذاتی ہوتی ہیں اخلاقی ہوتی ہیں اور اُن کا علاج آدمی کبھی تو خود کرتا ہے مگر کامیاب نہیں ہوتا، تو طریقے اس کے بتلائے ہیں علاج بتایا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔